البیرونی
شخصیت وتذکرۂ ملتان
(۳۶۲ھ/۹۷۳ء-۴۴۰ھ/۱۰۴۸ء)

شبانہ نذر*

Abstract:

Multan is not only one of the oldest cities in the world but also has been cultural and educational centre in the valleys of Sindh and Hind for Years. It is considered as old as "HARRAPA and MOINJODORO" of "Gandhara art". The significance of Multan in cultural, educational and social context is shown from the fact that, this city is not only mentioned in the history thousand years ago but also present in the same situation. Because of this significance, many well known thinkers and philosophers came to Multan from far off lands. Al-bairuni is one of those and he is considered as the great Geographer, Mathematician Astronomer, Historian and Philosopher. He himself came to Multan and wrote in his books whatever was witnessed by him. This paper has accessed the possible information about Multan which is discussed in those books along with the life history of Al-bairuni and introduction of his books for the facilitation of research.

حسب نسب:

ان کا پورا نام محمد بن احمد البیرونی، الخوارزمی اور کنیت ابوریحان ہے۔(۱)

۱- معجم الأدباء: ۱۸۰/۱۷، بغية الوعاة: ۵۰/۱
الأعلام: ۳۱۴/۵، معجم المؤلفین: ۲۴۱/۷
دائرة المعارف الإسلامية: ۳۹۷/۴، دائرة معارف القرن العشرين: ۴۹۰/۲
دائرة المعارف: ۱۵۳/۲، اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۲۶۲/۵
اسلامی انسائیکلوپیڈیا: ص: ۲۴۴۔

---

* لیکچرار، شعبہ عربی، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

البیرونی کہلائے جانے کی وجہ:

یاقوت (۲) نے اپنی کتاب ''معجم الأدباء'' میں ان کے البیرونی کہلائے جانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''فارسی میں لفظ ''بیرون'' کے معنی ''بیرونی'' کے ہیں۔ اس ضمن میں ان کے استفسار پر اہلِ علم نے یہ خیال ظاہر کیا کہ البیرونی نے خوارزم میں تھوڑی مدت کے لیے قیام کیا تھا اور چونکہ اہلِ خوارزم باہر سے آنے والے کو ''البیرونی'' کے نام سے پکارتے تھے، چنانچہ جب وہ زیادہ عرصہ خوارزم سے باہر رہے تو اہلِ خوارزم کے لئے اجنبی بن گئے۔ مگر یاقوت، اہلِ علم کی اس توجیہہ سے متفق نہیں ہوئے بلکہ ان کے نزدیک البیرونی، خوارزم شہر کے بیرونی حصے میں سکونت پذیر تھے''۔ (۳) نیز السمعانی (۴) نے اپنی کتاب ''الأنساب'' میں اس کی تائید کی ہے؛ (۵) لیکن ''صاحب عیون الأنباء'' لکھتے ہیں کہ یہ اشارہ سندھ کے ایک قصبے ''بیرون'' کی طرف ہے۔ (۶)

ولادت:

آپ خوارزم کے مضافات میں ۳ ذوالحجہ ۳۶۲ھ/۴ ستمبر ۹۷۳ء میں پیدا ہوئے (۷) دائرۂ معارفِ اسلامیہ میں مذکور ہے کہ آپ خوارزم کے پایۂ تخت ''کاث'' کے ایک گمنام گھرانے میں پیدا ہوئے۔ (۸)

۲- **یاقوت الحموی:** (۱۱۷۹-۱۲۲۹ء) ایک معتبر مؤرخ اور عرب جغرافیہ دان ہیں۔ اصلاً رومی تھے اناضول (ترکی) میں پیدا ہوئے۔ ایران کی طرف، وہاں سے موصل اور پھر مصر کی طرف سفر کیا اور باقی زندگی یہیں بسر کی۔ معروف کتب ''معجم الأدباء اور معجم البلدان'' وغیرہ ہیں۔ (المنجد فی الأعلام: ص: ۷۴۷)

۳- معجم الأدباء: ۱۸۰/۱۷.

۴- **السمعانی:** (متوفی: ۵۶۲ھ/۱۱۶۷ء) عبدالکریم بن محمد، تاج الإسلام ابوسعد مذہباً شافعی، محدث، راوی، مؤرخ اور سیاح تھے۔ آپکی ولادت ووفات ''مرو'' میں ہوئی۔ معروف کتاب ''الأنساب'' ہے۔ (المنجد فی الأعلام: ص ۳۶۶)

۵- الأنساب: ص: ۸۴.

۶- اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۲۶۲/۵، عیون الأنباء: ۲۹/۳-۳۰۔

۷- الأعلام: ۳۱۴/۵، معجم المؤلفین: ۲۴۱/۷

دائرة المعارف الإسلامية: ۳۹۷/۴.

۸- اردو دائرۂ معارف اسلامیہ: ۲۶۲/۵.

حالاتِ زندگی:

اس زمانے میں خوارزم میں'' آل عراق'' کی حکومت تھی۔شاہِ خوارزم احمد بن محمد کے چچازاد ابونصر منصور بن علی (۹) نے البیرونی کی کفالت کی اور تعلیم دلائی۔البیرونی نے اپنی زندگی کے پہلے پچیس سال خوارزم کے شاہی خاندان کی خدمت میں گزارے۔کچھ عرصہ بعد جب'' آلِ عراق'' کی حکومت ختم ہوگئی تو البیرونی کونقل مکانی کر کے ''جرجانیہ'' آنا پڑالیکن یہاں بھی قید وبند کی سختیاں اور مصائب زمانہ کا شکار رہے بالآخر ۳۸۷ھ بمطابق ۹۹۷ء میں انہوں نے ماژندان یا طبرستان کے''اسپہبذ مرزبان بن رستم بن شروین'' کے دربار میں رسائی حاصل کرلی۔انہوں نے اپنی سب سے پہلی تصنیف "مقاليد علم الهيئة ما يحدث في بسيط الكرة" اسپہبذ کے نام منسوب کی۔

سفرِ ہند:

حصول علم کے لیے البیرونی نے ہندوستان کا رخ کیا، یہاں انھوں نے چالیس سال گزارے(۱۰) اور ہندوستان میں مروجہ علوم کا مطالعہ کیا۔اس دوران میں انہوں نے ہندوؤں کی تمام کتب مترجمہ اور مؤلفہ کا مطالعہ کیا۔(۱۱)

جب کہ سید حسن بارانی اس سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ البیرونی نے چار پانچ سال ہند میں گزارے اور باقی عرصہ غزنہ میں ہندو عالموں سے حاصل کردہ معلومات پرمبنی تصنیف وتالیف کی۔ان کا کہنا ہے:

"By his vast Indian studies the later generations were so much impressed that they believed that he had travelled in India for forty years, But after a long study of the subject, I am fully convinced that most of his studies were carried out in Ghaznah with the help of the Indian Scholars living there. There is no doubt that he travelled in some parts of the Western Punjab up to Multan. But beyond that he never went and knew of Sindh, like other parts of India. Only from the account of other people who had travelled in or, belonged to those regions. How many years did he actually devote to these Indian studies? It may surprise many, but it is another proof of his great genius, that Before writing his

---

۹- **منصور بن علی :** (.....-۴۲۵ھ/۱۰۳۴ءکے بعد) منصور بن علی، اَبونصر ابن عراق ریاضی اور علم نجوم کے ماہر تھے۔آپ خوارزمی تھے۔معروف سائنسدان اَبوریحان البیرونی کے استاد تھے۔آپکی بہت سی کتابوں میں سے معروف "المجسطی الشاهی" و "رسائل أبی نصر منصور بن علی بن عراق" وغیرہ ہیں۔(الأعلام: ۳۰۱/۷)

۱۰- الآثار الباقية عن القرون الخالية: **ص:** LIV-LIII، تاريخ آداب اللغة العربية: ۳۹۲/۲.

۱۱- تاريخ مختصر الدول: **ص:** ۱۸۲.

Indica he does not appear to have given more than four or five years of his time to these exacting Indian studies." (۱۲)

ترجمہ: ''ہندوستان میں البیرونی کے اس مطالعے سے نئی نسلیں اتنی متاثر ہوئیں کہ انہوں نے یقین کرلیا کہ البیرونی نے چالیس سال ہندوستان کے اندر سفر میں گزارے۔ لیکن اس مضمون کے طویل مطالعے کے بعد میں (سید حسن بارانی) اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ انہوں نے ہندوستان کے عالموں کی مدد سے غزنہ میں تحقیق کا زیادہ کام کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے ملتان تک مغربی پنجاب کے سارے علاقوں کا سفر کیا ہے۔ لیکن وہ کبھی سندھ نہیں گئے اور نہ ہی اس کے بارے میں جانتے ہیں۔ انہوں نے صرف ان علاقوں کے رہنے والے یا ان سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے معلومات حاصل کیں۔ ہندوستان کے مطالعہ پر انہوں نے کتنے سال لگائے یہ یقیناً دوسرے لوگوں کو متحیر کرے گا لیکن یہ ان کی ذہانت کا بڑا ثبوت ہے۔ کتاب ''مالِلھند'' لکھنے سے پہلے انہوں نے زیادہ سے زیادہ چار یا پانچ سال ہندوستان کا مطالعہ کیا۔''

البیرونی نے ہند میں زیادہ تر وقت اجمیر میں گزارا۔ یہاں ہندوستان کے مشہور عالم اور پنڈت جمع تھے۔ البیرونی نے ان سے قدیم علوم اور سنسکرت زبان سیکھی۔ نیز ہندی تہذیب وثقافت کا گہرا مطالعہ کیا۔ یہ وہ وقت تھا جب ہندوؤں کے علوم حاصل کرنا ناممکن خیال کیا جاتا تھا۔ مگر ہندو البیرونی کے اتنے گرویدہ تھے کہ اسے ''ودیا ساگر'' (علم کا سمندر) کہنے لگے۔ البیرونی نے ان کی مذہبی کتاب بھگوت گیتا کا عربی میں ترجمہ کیا۔ اس کے علاوہ ہندی تہذیب پر ایک کتاب ''ماللہند'' لکھی۔(۱۳)

انہوں نے ہندوستان کے واقعات، حالات، قصے ان کے لوگوں کی عادات واخلاق اور ان کے رہن سہن کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ ناقدین بھی اس بات پر متفق ہیں کہ ان کی تالیفات مشرقی اقوام کے حالات وواقعات اور ان کی معیشت کے انداز کی بہترین عکاس ہیں۔(۱۴)

البیرونی ایک ماہر ہیئت دان تھے۔ اس لئے وہ یہاں بھی ہیئت کے مشاہدات سے غافل نہیں رہے۔ انہوں نے پنجاب کے مشہور شہروں لاہور، جہلم، سیالکوٹ، ملتان نیز پشاور کے عرض بلد اور وہاں سے قطبی تارے کی بلندی

---

۱۲ - القانون المسعودی کے تعارفی نوٹ سے ماخوذ، محرر سید حسن بارانی: ص: VIII

۱۳ - اسلامی انسائیکلو پیڈیا: ص: ۲۴۵.

۱۴ - دائرة المعارف الإسلامية: ۴/ ۲۰۲.

معلوم کرنے کا کام انجام دیا۔ ان شہروں میں زیادہ تر ان کا قیام ملتان اور پھر جہلم میں رہا۔ جہلم میں تحصیل پنڈ دادن خاں کے قصبے نندنا کے ایک ٹیلے پر بیٹھ کر انہوں نے زمین کے محیط اور قطر کی پیائش کی، جو بالکل ٹھیک تھی۔ ۱۰۲۹ء میں البیرونی ہندوستان سے واپس لوٹے۔ (۱۵)

۱۰۳۰ء میں محمود (۱۶) کا انتقال ہوگیا اور اس کا بیٹا مسعود غزنوی (۱۷) تخت نشین ہوا تو البیرونی اس کے ساتھ وابستہ ہوگئے۔ اسی کے دربار میں انہوں نے ہیئت اور نجوم کی ایک کتاب لکھی اور اس کا نام مسعود کے نام پر ''قانونِ مسعودی'' رکھا۔ ۱۰۴۰ء میں مسعود قتل ہوا اور اس کا بیٹا ''مودود'' (۱۸) تخت نشین ہوا۔ البیرونی کا تعلق اس کے دربار سے بھی رہا یہیں انہوں نے جواہرات کے خواص پر ایک رسالہ لکھا۔ آٹھ برس یہاں رہنے کے بعد دنیا کے یہ نامور فرزند اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔

البیرونی کے اساتذہ:

البیرونی نے اپنے اساتذہ میں سے صرف ابونصر منصور ابن علی بن عراق کا ذکر کیا ہے، جو پرانے خوارزم شاہی خاندان کے ایک فرد تھے۔ (۱۹) اپنے وقت میں ریاضی اور علمِ نجوم کے ماہر تھے، جنہوں نے زبانی اور تحریری طور پر البیرونی کو سائنسی مطالعہ کی طرف رغبت دلائی، یہ ابونصر ہی ہیں جنہوں نے البیرونی کا مشہور ماہر نجوم اور اپنے

۱۵- اسلامی انسائیکلو پیڈیا: ص: ۲۴۵.

۱۶- **محمود غزنوی:** (۳۶۱ھ/۹۷۱ء-۴۲۱ھ/۱۰۳۰ء) محمود بن سبکتگین غزنوی (یمین الدولہ، ابوقاسم) ایک فاتح بادشاہ خراسان اور ھند کے درمیان غزنہ میں پیدا ہوئے۔ قادر باللہ عباسی نے ان کی طرف خلعت سلطنت بھیجی۔ آپ سال میں ایک مرتبہ ہند کی طرف جاتے اور ایک شہر فتح کرآتے۔ آپ فقہاء و بلغاء میں سے تھے اور اہل علم کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ (معجم المؤلفین: ۱۲/۱۶۷)

۱۷- **مسعود غزنوی:** (۹۹۸-۱۰۴۰ء) محمود غزنوی کا بیٹا اور غزنویوں کے پانچویں بادشاہ تھے۔ ان کے بھائی محمد علی الحکم نے ان سے لڑائی کی اور فتح یاب ہوئے۔ (المنجد فی الأعلام: ص: ۲۶۱)

۱۸- **مودود ابن مسعود:** (۱۰۲۱-۱۰۴۸ء) (ابوالفتح) غزنویوں کے چھٹے بادشاہ تھے۔ اپنے باپ سے انتقام لیا اور انھیں قتل کردیا۔ ان کے عہد حکومت میں سلجوقیوں کا اثر ورسوخ بڑھ گیا۔ (المنجد فی الأعلام: ص: ۲۹۲)

۱۹- القانون المسعودی کے تعارفی نوٹ سے ماخوذ: محرر سید حسن بارانی: ص: V(۵)،
اردو دائرۂ معارف اسلامیه: ۲۶۴/۵ اسلامی انسائیکلو پیڈیا: ص: ۲۴۵

علم میں ماہر ابوالوفا الزجانی سے رابطہ کرایا۔(۲۰)

کتب میں ان کے اساتذہ میں سے دوسرے عبدالصمد الأول بن عبدالصمد الحکیم کا ذکر ملتا ہے۔(۲۱)

البیرونی کے تلامذہ:

ان کے شاگردوں میں سے ابوالفضل سرخسی کا نام ملتا ہے۔(۲۲)

اخلاق:

شیخ صلاح الدین الصفدی (۲۳) نے اپنی کتاب ''تاریخ الکبیر'' میں البیرونی کا تذکرہ یوں کیا ہے:

ابوریحان البیرونی مرنجان مرنج، شیریں کلام، اپنی تحریروں میں منفرد اور اپنے افعال میں پاکیزہ تھے۔ زمانہ ان جیسا علم وفہم کسی اور میں نہیں لایا۔(۲۴)

البیرونی کا مسلک:

مغرب ومشرق کے سب مستشرقین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ ایرانی النسل تھے۔ بعض حلقوں میں اس بات کے ثابت کرنے کی بیکار کوشش کی گئی ہے کہ وہ ترک نسل سے تھے، کیونکہ قرائن وشواہد اس کے برعکس ہیں۔ وہ ایک فراخ دل، قومی عصبیت سے ماورا، سچے اور راسخ العقیدہ مسلمان تھے، جو تنگ نظری اور تعصب سے کوسوں دور تھے۔(۲۵)

۲۰- القانون المسعودی کے تعارفی نوٹ سے ماخوذ: محررسید حسن بارانی: ص: V(۵)

۲۱- معجم الأدباء: ۱۸۶/۱۷.

۲۲- اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۲۶۴/۵.

۲۳- **صلاح الدین الصفدی:** (۶۹۶ھ/۱۲۹۷ء-۷۶۴ھ/۱۳۶۳ء) خلیل بن ایبک بن عبداللہ الصفدی، شافعی (صلاح الدین، أبو الصفاء) مؤرخ، ادیب، نثر نگار اور ماہر لغت تھے۔ آپ صفد میں پیدا ہوئے اور مصر اور دمشق میں کتابت کی۔ آپ کا انتقال ۱۰ شوال کو دمشق میں ہوا۔ آپ کی معروف کتاب ''الوافی بالوفیات'' ہے۔(معجم المؤلفین: ۱۱۴/۴)

۲۴- معجم الأدباء: ۱۸۶/۱۷، روضات الجنات: ۲۴۷/۱

۲۵- اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۲۶۷/۵.

البیرونی - ایک قاموسی شخصیت:

البیرونی کی کتب کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ مخزنِ علوم تھے۔ وہ بیک وقت ریاضی دان (Mathematic)، ماہر فلکیات (Astronomer)، ماہر طب (Famous Physician)، ادیب (Author)، ماہر لسانیات (Linguist/Lexicographer)، مؤرخ (Historian)، (۲۶) جغرافیہ دان (Geographer)، معدنیات (Minerologist)، طبقات الأرض (Geology Expert) اور خواص الادویۃ کے ماہر (Medicine Expert) اور آثار قدیمہ کے عالم (Archeologist) (۲۷) تھے، وہ فلسفی (Philosopher) (۲۸)، علم نجوم کے ماہر (Astrologer)، (۲۹) اور ''بیہقی'' (۳۰) و ''شہرزوری'' کے مطابق بہترین انجینیئر (Engineer) تھے۔ (۳۱)

انہوں نے یونانی اور ہندی فلسفے کا مطالعہ کیا، جس سے ان کی شہرت عام ہوگئی اور ان کے زمانے کے بادشاہوں کے نزدیک ان کی قدر و منزلت بڑھ گئی۔

مؤرخ ''یاقوت'' لکھتے ہیں کہ البیرونی ہمیشہ تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے۔ ان کا ہاتھ قلم کو، آنکھ

۲۶- معجم الأدباء: ۱۸۵/۱۷، الأعلام: ۳۱۴/۵.

۲۷- اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۲۶۴/۵.

۲۸- الأعلام: ۳۱۴/۵، دائرة معارف القرن العشرين: ۴۹۰، كتاب دائرة المعارف: ۱۵۳/۲.

۲۹- تاريخ آداب اللغة العربية: ۳۹۶/۲.

۳۰- **البیہقی**: (.....-۴۷۰ھ/۱۰۷۷ء) محمد بن الحسین البیہقی، أبو الفضل معروف مؤرخ اور محمود بن سبکتگین کی حکومت میں کاتب تھے۔ پھر ان کے بعد محمد بن محمود پھر مسعود بن محمود اور مودود کے کاتب اور ان کے بعد بادشاہ ''فرخزاذ'' کے کاتب رہے۔ جب ان کی حکومت ختم ہوئی تو بیہقی نے بھی کام چھوڑ دیا حتی کہ ان کی وفات ہوگئی۔ ان کی کتب میں سے معروف کتاب (الناصری) ہے جس میں ناصر الدین محمود بن سبکتگین کی تاریخ ہے۔ (الأعلام: ۱۰۰/۶)

۳۱- الآثار الباقية عن القرون الخالية: (LII-III)

مطالعے کو اور دل غور وفکر کو صرف کھانے کے اوقات (اور نوروز ومہرجان کے دن) میں چھوڑتے تھے۔(۳۲)

علم سے ان کے شغف کا منہ بولتا ثبوت ان کا یہ واقعہ ہے جو فقیہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ الولوالجی نے بیان کیا ہے: وہ کہتے ہیں: ''میں ابوریحان کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ دم توڑ رہے ہیں۔ اسی حالت میں انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے ایک روز جدّات کی وراثت کا مسئلہ مجھے کس طرح بتایا تھا؟ میں نے انہیں مشفقانہ انداز میں کہا کہ: ''کیا میں آپ کی اس حالت (مرگ) میں بتاؤں''؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ ''میں اس مسئلے کو جاننے کے بعد اس دنیا سے رخصت ہونا چاہتا ہوں۔ کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ میں اس دنیا کو چھوڑ دوں اور اس مسئلے سے ناواقف رہوں۔'' میں نے یہ مسئلہ ان کے سامنے دہرایا۔ انہوں نے اسے یاد کرلیا۔ پھر میں ان کے پاس سے آ گیا۔ ابھی راستے ہی میں تھا کہ ان کی وفات پر میں نے رونے پیٹنے کی آواز سنی۔(۳۳)

خصوصیت کلام:

البیرونی اسلام کے عظیم عالموں اور محققوں میں سے ہیں۔ وہ اپنی آزادخیالی، ادبی جرأت، تحقیق، بیباک تنقید اور اصابت رائے میں اپنی مثال آپ ہیں۔ ان کی ہمہ گیری، ان کے مذاق کا تنوع اور پھر اس پر ان کے علم کی گہرائی بے نظیر ہے۔ ان کی تنقیدی روح اور طرز بیاں سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی زمانہ حال کے مصنف ہیں۔ ان کی یہ خوبی بھی قابل ذکر ہے کہ وہ بہت سی زبانوں کے ماہر تھے ان کی مادری زبان صغدی یا خوارزمی ہے، جو ایرانی کی ایک شاخ بتائی جاتی ہے، جسے وہ کسی علم کے اظہار کے ناقابل پاتے ہیں اور صرف عربی زبان کو اپنے تبحر علمی کا ذریعۂ اظہار وابلاغ قرار دیتے تھے۔

وفات:

مؤرخین میں سے اکثر اس بات پر متفق ہیں کہ البیرونی کا ۳ رجب ۴۴۰ھ بمطابق ۱۳ ستمبر ۱۰۴۸ء میں

۳۲- معجم الأدباء: ۱۸۱/۱۷.

۳۳- معجم الأدباء: ۱۸۲/۱۷، روضات الجنات: ۲۴۸/۱.

انتقال ہوا۔(۳۴)صرف اصحاب ''دائرۃ المعارف الإسلامیۃ'' اور ابن العبری(۳۵) ان کی وفات کا سال رجب ۴۴۸ھ بمطابق ۱۳ دسمبر ۱۰۴۸ء لکھتے ہیں۔(۳۶)

انھیں ہمذان میں دفن کیا گیا۔اس وقت انکی عمر ۵۸ سال تھی۔(۳۷) اردو دائرہ معارف اسلامیہ والے اس سے اختلاف کرتے ہیں وہ تحریر کرتے ہیں کہ انکی عمر ۷۷ سال ۷ ماہ تھی۔ساتھ یہ بھی تذکرہ کرتے ہیں کہ البیرونی اپنی کتاب "الصیدلۃ" کے مقدمے میں ایک جگہ لکھتے ہیں:''میری عمر اسی سال قمری سے متجاوز ہے۔''(۳۸)

تذکرۂ ملتان

محمد بن قاسم کی ملتان آمد:-

البیرونی اپنی کتاب **''فی تحقیق ماللھند''** میں ہندوؤں کی مسلمانوں سے سخت نفرت، دوری اور انکے علوم کے بنارس اور کشمیر میں سمٹ جانے کے اسباب میں سے ایک سبب یہ لکھتے ہیں:

"دخل محمد بن القاسم بن المنبّه أرض السّند من نواحی سجستان و افتتح بلدَ "بَمهنَوا" و سمّاه "منصورة" وبلدَ "مولستان" و سمّاه "معمورة" و أوغل فی بلاد الهندإلی مدينة "كنوج" ووطئ أرض القندهار وحدودَكشمير راجعا يعارك مرّةً و يصالح اخری و يُقِرُّ القومَ علی النحلة إلامن رضی منها

۳۴- تاریخ آداب اللغة العربية: ۳۹۶/۲، الأعلام: ۳۱۴/۵
معجم المؤلفین: ۲۴۱/۷، اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۲۶۴/۵۔

۳۵- ابن العبری: (۱۲۲۶-۱۲۸۶ء) ابوالفرج غریغوریوس ''ملطیہ'' میں پیدا ہوئے اور مراغہ (آذربیجان) میں وفات پائی۔سریانیوں کے نزدیک یہ ادب اور سائنس کے ماہر تھے۔۱۲۴۳ء مغولی غزوہ کے بعد ان کے خاندان نے انطاکیہ کی طرف ہجرت کی۔آپ نے طرابلس (لبنان) میں طبیب نسطوری سے طب اور فلسفہ پڑھا۔آپکی کتب عربی اور سریانی دونوں زبانوں میں نحو،شعر اور فلسفہ پر ہیں۔معروف عربی کتاب ''تاریخ مختصر الدول'' ہے۔(المنجد فی الأعلام: ص: ۱۱)

۳۶- تاریخ مختصر الدول: ص: ۱۸۹، دائرة المعارف الإسلامية: ۳۹۸/۴.

۳۷- تاریخ مختصر الدول: ص: ۱۸۹.

۳۸- اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۲۶۴/۵.

بـالـنُّـقـلة و غـرس ذلك فـى قلوبهم السخائم، و إن لم يتجاوز
بـعـده من الغزاة حدود كابل و ماء السند أحدٌ إلى أيّام الترك
حيـن تـمـلـكو ا بغزنة فى أيّام السامانيّة و نابت الدولةُ (حدٌ
إلـى أيّــام الـتـرك حيـن تـمـلـكوا بغزنة فى أيّـام الـسـامـانية)
ناصرالدين سبكتكين فآثر الغزوّ و تلقّب به و طرّق لمن بعده
فـى تـوهيـن جـانـب الهـنـد طُـرُقـاًسلكها يمينُ الدولة محمود
رحمهما اللّه نيّفا و ثلاثين سنة فأباد بها خضرآئهم و فعل من
الأعـاجيـب فـى بـلادهـم مـاصـاروا بـه هَبآءً منثور ا وسمرا
مشهـوراء فبـقيـتْ بـقـايـاهـم الـمتشـرّدـة على غاية التنافر و
التبـاعـد عن المسلمين بل كان ذلك سبب انمحاق علومهم عن
الـحـدود الـمفتتحة و انجلائها إلى حيث لايصل إليه اليدُ بعد
مـن كشميروبانا رسى وأمثالهما مع استحكام القطيعة فيها مع
جميع الأجانب بموجب السياسة وا لديانة" (۳۹)

''محمد بن قاسم ابن منبہ (۴۰) نواحی سجستان سے سندھ میں داخل ہوا اورشہر بمنھوا کو فتح کر کے اس کا نام منصورہ اور شہر ملتان کو فتح کر کے اس کا نام معمورہ رکھا اور ہندوستان کے شہروں کو فتح کرتا ہوا قنوج تک چلا گیا اور واپسی میں سرزمین قندھار اور حدود کشمیر تک جا پہنچا۔ کہیں جنگ کی اور کہیں صلح سے کام لیا سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے بخوشی اپنا دین تبدیل کیا، سب کو ان کے دین پر چھوڑ دیا، ان واقعات سے انکے دلوں میں

۳۹- فی تحقیق ماللهند من مقولة مقبولة فی العقل او مرذولة: ص: ۱۶۔

۴۰- **محمد بن القاسم الثّقفی:** (۶۲ھ/۶۸۱ء-۹۸ھ/۷۱۷ء کے بعد)محمد بن القاسم بن محمد بن الحکم ابن أبی عقیل الثقفی فاتح سندھ، گورنر سندھ اور ایک عظیم قائد تھے۔ ان کے والد حجاج کی جانب سے بصرہ کے گورنر تھے اور انھیں حجاج نے ہی ولید ابن عبدالملک کے دور حکومت میں سندھ کا گورنر بنایا۔ حجاج کی وفات کے بعد ولید ابن عبدالملک نے محمد بن قاسم کو معزول کر دیا اور انھیں سندھ سے گرفتار کرکے لانے کا حکم دیا تو انھیں واسطه لے جایا گیا اور سزا دی گئی۔ (الأعلام: ۶/۳۳۳-۳۳۴)

بغض وعناد پختہ ہو گیا۔

اگرچہ محمد ابن قاسم کے بعد مجاہدین میں سے کوئی شخص ترکوں کے زمانہ تک حدودِ کابل اور دریائے سندھ سے آگے نہیں بڑھا لیکن جب سامانیوں کے زمانہ میں ترک غزنی کے بادشاہ ہوئے اور ناصرالدین سبکتگین نائب سلطنت ہوا تو اس نے جنگ کو اپنا مشغلہ بنایا، غازی کا لقب اختیار کیا اور اپنے بعد والوں کے لئے ہندوستان کی سمت کو کمزور کرتے رہنے کے واسطے ایسی راہیں بنا گیا جس پر یمین الدولہ محمود علیہ الرحمۃ تیس برس سے زیادہ عرصہ تک چلتے رہے۔ محمود نے ان حملوں سے ہندوؤں کی سرزمین کو تباہ کر دیا اور ان کے شہروں میں ایسے عجیب کارنامے انجام دیے جن سے ہندو غبار کی طرح پراگندہ ہو گئے اور صرف ان کا افسانہ رہ گیا۔ اور جو لوگ بھاگ کر بچ رہے ان کو مسلمانوں سے سخت نفرت اور دوری ہو گئی۔ بلکہ یہی سبب ہوا کہ ان کے علوم، مفتوحہ علاقوں سے سمٹ کر بنارس اور کشمیر وغیرہ کی طرف چلے گئے جہاں اب تک رسائی نہیں ہوئی ہے۔ اور جہاں سیاسی اور دینی وجوہ کی بناء پر تمام غیر ملکیوں کے ساتھ بشدت بے تعلقی رکھی جاتی ہے۔''

اہل معمورہ (ملتان) کے ہاں سال کی ابتداء:-

البیرونی سال کی ابتداء میں ہندوؤں کے مہینے کے اختلاف کا تذکرہ کرتے ہوئے اہلِ ملتان کی رائے کا ذکر کرتے ہیں:

"وأنّ من يسكن "نِيرَهر" وراء مارى كله الى آخر حدود "تاكيشر" و"لوهاور" يفتتحونها من "منكهر" و تأريخهم لسنتنا ١٠٨، و أهل "لنبك" اعنى "لمغان" يتبعونهم فى ذلك، و سمعت اهل "مولتان" يقولون انّ هذا كان رأى السند وأهل "كنوج" وإنهم كانوايفتتحون السنة من عند اجتماع منكهر و إنّ اهل مولتان تركوا ذلك منذ سنين قليلة و انتقلواالى رأى اهل كشمير و وافقوهم على افتتاحها باجتماع چيتر۔" (٤١)

''جو لوگ نیرہر میں ماری کلہ سے آگے تاگیسر اور لوہارو کی حدود تک رہتے ہیں مگھر سے ابتدا کرتے ہیں اور ان کی تاریخ ہمارے سال کے حساب سے ۱۰۸ ہے۔ لنبک یعنی لمغان کے باشندے نیرہر والوں کی پیروی کرتے

۴۱- فی تحقیق ماللھند: ص: ۳۴۷.

ہیں۔ہم نے اہل ملتان سے سنا کہ اہل سندھ اور اہل قنوج کی رائے یہی تھی اور یہ لوگ سال کی ابتدا مگھر کے اجتماع (اماوس) کے وقت سے کرتے تھے۔ اہل ملتان نے کچھ سالوں سے اس کو چھوڑ کر اہل کشمیر کی رائے اختیار کر لی ہے اور ان کے موافقت میں ماہ چیت کے اجتماع (اماوس) سے سال شروع کرنے لگے ہیں۔''

ملتان کا بت '' آدت'' اور پہلی جامع مسجد:-

"ومن الأصنام المشهورة صنم "مولتان" باسم الشمس و لذلك سمّى "آدت" وكان خشبيّا ملبّسابسختيان أحمر فى عينيه يا قوتتان حمراوان، يز عمون أنّه عمل فى "كرتاجوك" الأدنى فهب أنّه كان فى آخر ذلك الزمان و منه إلينا من السنين ٢١٦٤٣٢، وكان محمد بن القاسم بن المنبه لمّا افتتح المولتان نظر إلى سبب عمارتها و الأموال المجتمعة فيها فوجد ذلك الصنم إذ كان مقصوداً محجو جامن كلّ أوب، فرأى الصلاح فى تركه بعد أن علّق لحم بقر فى عنقه استخفافابه و بنى هناك مسجدَ جامع، فلمّا استولت "القرامطة" على المولتان كسر "جلم ابن شيبان" المتغلّب ذلك الصنم و قتل سدنته و جعل بيته و هو قصر مبنىّ من الآجرّ على مكان مرتفع جامعابدل الجامع الأوّل وأغلق. ذاك بغضا لماعمل فى أيّام بنى أميّة، ولمّاأزال الأمير المحمود رحمه الله أيديهم عن تلك الممالك أعاد الجمعة إلى الجامع الأوّل وأهمل هذا الثانى فليس الآن إلّا بيدرا لصبر الحنّاء، وإذا أسقطنا المئين ومادونها بسببِ تقدّم وقت ظهور "القرامطة" أيّامنا على أنّ ذلك حول مائةسنة بقى ٢١٦٠٠٠ وهو مابين آخر

"کرتا جوك" إلى قريب من أوّل الهجرة فكيف بقاءُ الخشبة عليها مع نداوةالهواء والأرض هناك ! والله أعلم." (٤٢)

''مشہور بتوں میں سے ملتان کا ایک بت سورج نام کا تھا اوراسی نسبت سے اسکا نام'' آدت'' رکھا گیا تھا۔ یہ بت لکڑی کا بنا ہوا تھا اور بکری کی سرخ رنگ کی کھال میں لپٹا ہوا تھا۔اس کی دونوں آنکھوں میں دو سرخ یاقوت جڑے ہوئے تھے۔ ہندو کہتے ہیں کہ وہ سب سے پچھلے کرتا جگ میں بنایا گیا تھا۔فرض کرو کہ وہ اس جگ کے آخر میں بنا تو اس وقت سے ہم لوگوں کے زمانہ تک ۲۱۶۴۳۲ یعنی دولاکھ سولہ ہزار چار سو بتیس سال ہوتے ہیں۔

محمد بن قاسم ابن منبہ نے جب ملتان فتح کیا ستو ملتان کی چہل پہل اور اس میں موجود مال و دولت کے اسباب پر جب غور کیا تو اسی بُت کو اس کا سبب پایا اس لئے کہ ہر طرف سے لوگ اس کے حج کے قصد سے آتے تھے۔ محمد ابن قاسم نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دینا مناسب سمجھا اور اسکی توہین کے لئے اس کی گردن میں گائے کا گوشت لٹکا دیا اور وہاں پر ایک جامع مسجد بنادی۔ جب ملتان پر قرامطہ قابض ہوئے تو جلم ابن شیبان نے جو اسپر بزور قابض ہوگیا تھا، اس بت کو توڑ ڈالا، اسکے پجاریوں کو قتل کردیا اور اپنے مکان کو جو ایک بلند ٹیلے پر اینٹوں کا بنا ہوا ایک قصر تھا، سابق جامع کی جگہ جامع بنایا اور بنوامیہ کے وقت میں جو کچھ کیا گیا تھا بغض کی وجہ سے سابق جامع مسجد کو بند کردیا۔ جب امیر محمودؒ نے ان ملکوں سے قرامطہ کا قبضہ ختم کیا اس وقت پہلی جامع مسجد میں از سرنو جمعہ قائم کیا اور دوسری کو بند کردیا جو اب صرف حنا کی پتیوں کا کھلیان رہ گئی ہے۔اب اگر ہم عدد مذکور یعنی ۲۱۶۴۳۲ سے سینکڑے اور اس سے نیچے کے مراتب یعنی دہائی، اکائی اس وجہ سے گھٹا دیں کہ قرامطہ کے ظہور کا زمانہ ہمارے زمانے پر مقدم ہو اور یہ تقدم تقریباً سو برس کا ہو تو ۲۱۶۰۰۰ (دولاکھ سولہ ہزار) باقی رہتا ہے اور یہ مدت آخر کرتا جگ اور قریباً ابتداء ہجرت کے درمیان کی ہے۔اس طویل مدت تک لکڑی کیسے باقی رہی جبکہ یہاں کی آب وہوا مرطوب ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔''

ملتان کے ہندوؤں کی ایک خاص عید:-

"ولهنو دا لمولتان عيد يسمّى "سانب پورژاتر" يعيّدونه للشمس و يسجدون لها، و معرفته ان يؤخذ "اهركن كند

۴۲- فی تحقیق ماللهند : ص: ۸۸-۸۹.

كـاتك" و ينـقـص منـه ٩٨٠٤٠، و يقسم البـاقی علی ٣٦٥ وهوالباقی إلی المستقبل" (٤٣)

''ملتان کے ہندوؤں کی ایک عید ہے جس کا نام سانب پورثراتر ہے۔ یہ عید سورج دیوتا کے احترام میں مناتے ہیں چنانچہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ اس دن کو جاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ''گندگاتک'' کے قاعدے کے مطابق ''اہرگن'' کو لے کر اس میں سے ۹۸۰۴۰ گھٹایا جائے جو باقی رہے اس کو ۳۶۵ پر تقسیم کیا جائے۔ اور خارج قسمت کو علی حالہ چھوڑ دیا جائے۔ اگر اس تقسیم سے کچھ باقی نہ رہے تو یہی (خارج قسمت) اس عید کا وقت ہے۔ اگر کچھ باقی رہے تو یہ وہ ایام ہیں جو عید کے بعد گزرے ہیں اور وہ عدد جس کو اس باقی میں جوڑنے سے تین سو پینسٹھ کا عدد پورا ہو یہ وہ دن ہیں جو آئندہ عید آنے میں باقی ہیں۔''

ملتان میں برشگال بارش کا نہ ہونا:-

"وأرض الهـنـد تُـمـطـر مـطـر الـحـميم فی الصيف و يسمّونـه "بـرشـكـال" و كلّما كانت البقعةُ أشدَّ إمعانا فی الشمال و غير مـحـجـوب بـجبل فهذاالمطر فيها أغزرومدّته أطول وأكثر، و كـنتُ أسمع أهل "المولتان" يقولون: إنّ برشكال لا يكون لهم فـأمّـا فيـمـا جـاوزهـم إلی الشمال و اقترب من الجبال فيكون حتـی أنّ فـی "بهـاتـل" و"انـدربيذ"يكون من عند شهر"آشار" ويتـوالـی أربـعةَ أشهـر كالقِرَب المصبوبة و فی النواحی التی بـعـدهـا حـول جبـال"كشـميـر"إلـی ثنيّةِ "جودری"و هی فيما بيـن"دنبـور" و بيـن"پـرشـاور" يَـغـزُرُ شهرين و نصفا أوّلها "شـرابن" و يُعْدَمُ فيما و راء هذه الثنيّة و ذلك لأنّ هذه الغيوم ثـقيـلة قليلة الارتفاع عن وجه الأرض فاذابلغت هذه الجبال صـدمتهـا و عـصـرتها فسالت و لم تتجاوزها لأجل هذا تعدَمُه كشـميـر و الـعـادـة فيها أن تتوالی الثلوج فی شهرين و نصف

۴۳- فی تحقیق ماللهند: ص: ۴۹۲.

أوّلها"ماك" فاذ اجاوز نصف "چیتر" توالت أمطار أیّامایسیرة
فـأذابـت الثـلـوج و أطهـرت الأرض و هـذا فیهـا قـلّمایُخطئ
فأمّاماخرج من النظام فلكل بقعة منه نصیب." (٤٤)

''سرزمین ہند میں گرمیوں میں موسلا دھار بارش ہوتی ہے وہ اسے برشگال(Varshakala) کا نام دیتے ہیں۔زمین کا وہ ٹکڑا جہاں شمال میں پانی بہت بہتا ہےاور پہاڑ حائل نہیں ہیں، یہ بارش وہاں زیادہ موسلا دھار ہوتی ہےاور زیادہ طویل عرصے تک رہتی ہے۔ میں نے اہل مولتان سے سنا ہے، وہ کہتے ہیں کہ انکے ہاں برشگال نہیں ہوتی۔اس سے آگے بڑھتے ہوئے شمال کی طرف پہاڑوں کے پاس حتی کہ''بھاتل''اور''اندربیذ'' کے علاقوں میں''اساڑھ'' کے مہینہ میں یہ بارش ہوتی ہےاور مسلسل چار ماہ مشک سے انڈیلے ہوئے پانی کی طرح جاری رہتی ہےاور وہ علاقے جواس کے بعداور کشمیر کے پہاڑوں کے اردگرد ہیں ان سے لے کر''جودری'' کے سامنے''دنبور'' اور''پرشاور'' کے درمیان ڈھائی مہینے تک موسلا دھار بارش ہوتی ہے۔اس گھاٹی کے پیچھے بارش نہیں ہوتی کیونکہ یہ بادل بھاری اور زمین سے کم بلندی پر ہیں۔ یہ جب ان پہاڑوں پر پہنچتے ہیں تو ان پہاڑوں سے ٹکرا جاتے ہیں اور برس پڑتے ہیں۔ یہ بادل اس پہاڑی کو عبور نہیں کر سکتے کشمیر میں ہی ختم ہو جاتے ہیں۔معمول یہ ہے کہ یہاں ڈھائی ماہ برفباری ہوتی ہے''ماگھ'' میں اس کی ابتدا ہوتی ہےاور جب چیت نصف گزر جاتا ہےتو کچھ دن بارش برستی ہے۔ پھر یہ برف پگھلتی ہےاور زمین صاف ہو جاتی ہے۔اس میں کم ہی کمی بیشی ہوتی ہے۔ جہاں تک اس نظام سے باہر کا تعلق ہےتو ہر زمین کے ٹکڑے کا اپنا نصیب ہوتا ہے۔''

ملتان کے پاس سے گزرنے والے دریا:-

البیرونی دریاؤں کے ذکر میں دریائے غوروند اور دریائے مہنارہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"ثمّ یجیء ماء "بِیتّ"المعروف بجیلم فی غربه و ماء "جندراهه"
و یـجـتـمـعان فوق "جهر اور"بقریب من خمسین میلا و یمرّان
علی غرب "المولتان"و یمرّماءُ "بیاه"علی شرقه ویقع إلیهما؛ و

٤٣- فی تحقیق ماللهند : ص: ١٧٠.

يجيء ماء "ايراوه" فيقع إليه نهر "كج" الخارج من "نغركوت" التى فى جبال "بهاتُل"؛ ثم ماءُ "شتلدر"، فإذا اجتمعت أسفل المولتان فى موضع يسمّى "پنج ندّ" أى مجتمع الأنهار الخمسة عظم مقداره و يبلغ من طموّه وقت المدّ أنّه ينبسط قريبا من عشرة فراسخ و يغرق أشجارَ المفاوز حتى يرى غثاءُ السيل مجتمعا على أعالى أغصانها كأوكار الطيور." (٤٥)

''اس کے بعد دریائے ''بیت'' آتا ہے جو اس کے مغربی جانب شہر جہلم کی وجہ سے ''دریائے جہلم'' کے نام سے مشہور ہے۔ دوسرا دریائے ''جندراہ'' ہے۔ یہ دونوں ''جھراور'' سے تقریباً پچاس میل اوپر اکٹھے ہو کر ملتان کے مغرب سے گزرتے ہیں اور ''دریائے بیاہ'' (بیاس) ملتان کے مشرق سے گزرتے ہوئے ان دونوں میں جا گرتا ہے۔ اب دریائے ''ایراوہ'' (راوی) آتا ہے جو دریائے ''کج'' جو بھاتل کے پہاڑوں میں نگرکوٹ سے نکلتا ہے۔ اس کے بعد دریائے ''شتلدر'' (ستلج) ہے۔ جب یہ سب دریا ملتان کے نیچے ایک مقام پر جس کا نام ''پنج ند'' یعنی پانچ دریاؤں کا مجمع ہے جمع ہو جاتے ہیں تو اس کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔ سیلاب کے وقت بلند ہو کر دس فرسخ پھیل جاتا ہے۔ جنگل کے درخت اس میں غرق ہو جاتے ہیں اور سیلاب کی جھاگ انکی شاخوں کے سروں پر یوں دکھائی دیتی ہے جیسے پرندوں کے گھونسلے ہوں۔''

مختلف شہروں کے عرض بلد:-

''والذى امكننى رصده من العروض فإنّ ''غزنه'' لج له و ''كابل'' لج مز و ''كندى'' رباط الأمير لج نه و ''دنبور'' لد ك و ''لمغان'' لد مج و ''برشاور'' لد مد و ''ويهند'' لد ل و ''جيلم'' لج ك و قلعة ''نندنه'' لب ٠ و بينها و بين ''مولتان'' قريب من مائتى ميل و ''سالكوت'' لب نح و ''مندككور'' لا ن و ''مولتان'' كط م، و متى كانت العروض معلومة و المسافات بينها مقدّرة امكن

۴۵- فى تحقيق ماللهند : ص: ٢١٦.

الوصول الی ما بینها فی الطول.'' (۴۶)

''جن مقامات کے عرض کو رصد کرنا میرے لئے ممکن ہوا وہ یہ ہیں:

غزنہ	۳۳ڈگری	۳۵منٹ
کابل	۳۳ڈگری	۴۷منٹ
کندی رباط امیر	۳۳ڈگری	۵۵منٹ
دنبور	۳۴ڈگری	۲۰منٹ
لمغان	۳۴ڈگری	۴۳منٹ
پرشاور	۳۴ڈگری	۴۴منٹ
ویہند	۳۴ڈگری	۳۰منٹ
جہلم	۳۳ڈگری	۲۰منٹ
قلعہ نندنہ	۳۲ڈگری	۵منٹ

اس قلعہ اور ملتان کے درمیان قریباً دوسو میل کا فاصلہ ہے۔

سیالکوٹ	۳۲ڈگری	۵۸منٹ
مندککور	۳۱ڈگری	۵۰منٹ
ملتان	۲۹ڈگری	۴۰منٹ

جب شہروں کے عرض معلوم اور ان کے درمیان کی مسافت متعین ہوگی۔ ان کے درمیان کے طول کو جان لینا ممکن ہوگا۔''

۴۶- **فی تحقیق ماللهند**: ص: ۲۷۰.

تصانیف

مطبوعہ کتب:

۱- "الآثار الباقية عن القرون الخالية" (۴۷): طبع سخاؤ (Sachau)(۴۸)، لائپزگ ۱۸۷۸ء.(۴۹)

۲- "تاريخ الهند": (۵۰)

اسے (Sachau) سخاؤ نے ۱۸۸۷ء میں لندن سے شائع کیا.(۵۱)

۴۷- الأعلام: ۵/۳۱۴، معجم المؤلفين: ۷/۲۴۱،
دائرة المعارف الإسلامية: ۴/۳۹۷، تاريخ آداب اللغة العربية: ۲/۳۹۶،
دائرة معارف القرن العشرين: ۲/۴۹۰ ، دائرة المعارف: ۲/۱۵۳ ،
اردو دائره معارف اسلاميه: ۵/۲۶۲.

۴۸- سخاؤ: (۱۲۶۱ھ/۱۸۴۵ء-۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء) کارل إدورد سخاو (Karl Edward Sachau) جرمنی مستشرق تھے۔ انھوں نے عربی زبان سیکھی۔ ۱۸۶۹ء میں جامعہ قینہ میں سامی زبانوں کے پروفیسر اور ۱۸۷۶ء میں برلین میں مشرقی زبانوں کے استاد متعین ہوئے۔ آپ نے شام اور عراق کی سیاحت کی اور اپنے سفر کے متعلق کتاب جرمنی زبان میں شائع کی۔ برلین میں "المدرسة الشرقية" قائم کیا اور کئی عربی کتب کو شائع کیا۔ (الأعلام: ۵/۲۱۱)

۴۹- تاريخ آداب اللغة العربية: ۲/۳۹۷، دائرة المعارف الإسلامية: ۴/۳۹۷،
اردو دائره معارف اسلاميه: ۵/۲۶۸.

۵۰- الأعلام: ۵/۳۱۴، تاريخ آداب اللغة العربية: ۲/۳۹۷،
دائرة المعارف الإسلامية: ۴/۳۹۸، اردو دائره معارف اسلاميه: ۵/۲۶۸.

۵۱- تاريخ آداب اللغة العربية: ۲/۳۹۷، دائرة المعارف الإسلامية: ۴/۳۹۸،
اردو دائره معارف اسلاميه: ۵/۲۶۸.

۳- ''القانون المسعودی'':- (۵۲)

مکتبہ وزارت معارف حکومت عالیہ ہندیہ، طباعت اول، مطبعہ: مجلس دائرۃ معارف عثمانیہ حیدر آباد، دکن، ہند نے سال ۱۳۷۳ھ بمطابق ۱۹۵۴ء میں شائع کیا (۵۳) اس کے علاوہ اس کے نسخے برلین، برٹش میوزیم لائبریری اور آکسفورڈ میں موجود ہیں۔ (۵۴)

۴- ''التفهيم لأ وائل صناعة التنجيم'':- (۵۵)

رامزے رائٹ نے اسے شائع کیا (۵۶) اس کے نسخے برلین، آکسفورڈ، برٹش میوزیم لائبریری اور مصر میں زکی (باشا) کی کتب میں موجود ہیں (۵۷)

۵- ''كتاب الجماهر فی معرفة الجواهر'':- (۵۸)

۵۲- معجم الأدباء: ۱۷/۱۸۱، الأعلام: ۵/۳۱۴، تاريخ آداب اللغة العربية: ۲/۳۹۷، كشف الظنون: ۲/۱۳۱۴، مفتاح السعادة: ۱/۳۴۸، دائرة المعارف الإسلامية: ۴/۳۹۸، اردو دائره معارف اسلاميه: ۵/۲۶۳.

۵۳- القانون المسعودى.

۵۴- تاريخ آداب اللغة العربية: ۲/۳۹۸۔

۵۵- الأعلام: ۵/۳۱۴، تاريخ آداب اللغة العربية: ۲/۳۹۷، كشف الظنون: ۱/۴۶۳، دائرة المعارف الإسلامية: ۴/۳۹۸، دائرة المعارف: ۲/۱۵۳، اردو دائرة معارف اسلاميه: ۵/۲۶۴۔

۵۶- اردو دائره معارف اسلاميه: ۵/۲۶۸.

۵۷- تاريخ آداب اللغة العربية: ۲/۳۹۷ .

۵۸ - تاريخ آداب اللغة العربية: ۲/۳۹۸ ، دائرة المعارف الإسلامية: ۴/۳۹۹، اردو دائرۂ معارف اسلاميه: ۵/۲۶۸، الأعلام: ۵/۳۱۴، معجم المؤلفين: ۷/۲۴۱، كشف الظنون: ۱/۵۹۴، دائرة المعارف: ۲/۱۵۳.

کرینکو سے ۱۹۳۶ء میں شائع کی گئی؛ تقی الدین الھلالی نے اس کا مقدمہ اور حواشی درج کیئے، لائپزگ سے ۱۹۴۱ء میں شائع کی گئی (۵۹) اسکوریال اور زکی (باشا) کے کتب خانے میں اس کے نسخے موجود ہیں۔ (۶۰)

۶- "کتاب الصیدلة (صیدنة)". (۶۱)

۷- "پاتنجلی" (۶۲)

رٹر (Ritter) نے تہران سے اسے شائع کیا (۶۳)

۸- استخراج الاوتار فی الدائرة بخواص الخط المنحنی فیها:- (۶۴)

اس کا نسخہ لائڈن میں موجود ہے (۶۵)

۹- "تمهید المستقر لتحقیق معنی الممر". (۶۶)

۱۰- "افراد المقال فی امر الظلال" (۶۷)

۱۱- "راشیکات الهند":- (۶۸)

۵۹- اردو دائرہ معارف اسلامیه: ۲۶۸/۵.

۶۰- تاریخ آداب اللغة العربیة: ۳۹۸/۲.

۶۱- معجم المؤلفین: ۲۴۱/۷، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون: ۱۴۳۴/۲، دائرة المعارف الإسلامیة: ۳۹۸/۴، دائرة معارف القرن العشرین: ۴۹۰/۲، دائرةالمعارف: ۱۵۳/۲، اردو دائرہ معارف اسلامیه: ۲۶۴/۵،

۶۲- اردو دائرہ معارف اسلامیه: ۲۶۸/۵.

۶۳- **أیضا:** ۲۶۸/۵.

۶۴- الأعلام: ۳۱۴/۵، تاریخ آداب اللغة العربیة: ۳۹۸/۲، اردو دائرہ معارف اسلامیه: ۲۶۸/۵.

۶۵- تاریخ آداب اللغة العربیة: ۳۹۸/۲ .

۶۶ - اردو دائرہ معارف اسلامیه: ۲۶۸/۵.

۶۷- أیضا: ۲۶۸/۵

۶۸- تاریخ آداب اللغة العربیة: ۳۹۸/۲ ، اردو دائرہ معارف اسلامیه: ۲۶۸/۵.

اس کا ایک نسخہ لندن کے مکتب ھندی میں ہے (۶۹)

۱۲- ''تحدید نہایات الاماکن'':- (۷۰)

محمد بن تاویت الطنجی نے ۱۹۶۲ء میں انقرہ سے اسے شائع کرایا، پھر بولجا کوف نے قاھرہ سے ۱۹۶۴ء میں اسے شائع کیا۔ پاکستان میں زیر طباعت ہے۔(۷۱)

۱۳- ''غرۃ الزیجات'' (کرن تلک).

لاہور سے ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا (۷۲).

۱۴- ''نہایات الاماکن'':-

زیر سرپرستی پنجاب یونیورسٹی لاہور مکمل ہو چکا ہے (۷۳).

۱۵- ''تاریخ الأمم الشرقیة''. (۷۴)

۱۶- ''الا رشاد''. (۷۵)

۱۷- ''فی تحقیق ما للھند من مقولة مقبولة فی العقل أومرذولة'':-(۷۶)

زیر سرپرستی وزارت معارف حکومت عالیہ ھندیہ، طبع مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، حیدرآباد، دکن- ھند۔ سال ۱۳۷۷ھ بمطابق ۱۹۵۸ء(۷۷)

۶۹- تاریخ آداب اللغة العربیة: ۳۹۸/۲.

۷۰- الأعلام: ۳۱۴/۵، اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۲۶۸/۵.

۷۱- اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۲۶۸/۵.

۷۲- أیضا: ۲۶۸/۵.

۷۳- اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۲۶۸/۵.

۷۴- الأعلام: ۳۱۴/۵ .

۷۵- الأعلام: ۳۱۴/۵، کشف الظنون: ۷۰/۱، دائرۃ المعارف القرن العشرین: ۴۹۰/۲، دائرۃ المعارف: ۱۵۳/۲.

۷۶- الأعلام: ۳۱۴/۵، اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۲۶۳/۵ ، فی تحقیق ماللھند.

۷۷- فی تحقیق ماللھند.

۱۸- ”رسائل البیرونی“:-

طبع جمعیت دائرہ معارف عثمانیہ حیدرآباد، دکن، طباعت اول، ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء۔(۷۸) یہ چار رسائل کا مجموعہ ہے:

۱- استخراج الاوتارفی الدائرۃ.

۲- افراد المقال فی امر الظلال.

۳- تمہید المستقر لمعنی الممر.

۴- راشیکات الھند.

مخطوطات

۱- ”الاستیعاب فی صنعۃ الأسطرلاب“. (۷۹)

۲- ”رسالۃ عن الصلۃ بین احجام المعادن و الجواھر“:- (۸۰)

یہ مخطوطہ بیروت کے مکتبہ الأقمار الثلاثۃ للروم الاورثو ذکس میں ہے۔

البیرونی کی غیر دستیاب کتب

۱- الاستشھاد باختلاف الارصاد. (۸۱)

۲- الاستیعاب. (۸۲)

۳- الاستیعاب فی تسطیع الکرۃ. (۸۳)

۴- استیعاب الوجوہ الممکنۃ. (۸۴)

۷۸- رسائل البیرونی.

۷۹- الأعلام: ۵/۳۱۴

۸۰- دائرۃ المعارف الإسلامیۃ: ۲/۳۹۹۔

۸۱- کشف الظنون: ۱/۷۹، دائرۃ المعارف: ۲/۱۵۳،

۸۲- کشف الظنون: ۱/۴۰۳، مفتاح السعادۃ و مصباح السیادۃ: ۱/۲۶۰.

۸۳- کشف الظنون: ۱/۸۱، دائرۃ المعارف: ۲/۱۵۳.

۸۴- تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ: ۲/۳۹۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ: ۵/۲۶۲.

۵- اسطرلاب. (۸۵)

۶- التاریخ و الهیئة. (۸۶)

۷- تجرید الشعاعات و الأنوار.(۸۷)

۸- التحدید. (۸۸)

۹- التعلیل باجالة الوهم فی معانی النظم. (۸۹)

۱۰- تقاسیم الأقالیم. (۹۰)

۱۱- التنبیه علی صناعة التمویه. (۹۱)

۱۲- رسالةفی الاسطرلاب. (۹۲)

۱۳- رسالة فی سیر سهمی السعادة وا لغیب. (۹۳)

۱۴- رصدأبی الریحان البیرونی. (۹۴)

۱۵- الشموس الشافیة للنفوس. (۹۵)

۸۵- دائرة المعارف: ۲/۱۵۳، اردو دائرۂ معارف اسلامیه: ۵/۲۶۲.

۸۶- دائرة معارف القرن العشرین: ۲/۴۹۰.

۸۷- کشف الظنون: ۱/۳۴۵، دائرة المعارف: ۲/۱۵۳.

۸۸- اردو دائره معارف اسلامیه: ۵/۲۶۲.

۸۹- کشف الظنون: ۱/۴۲۴، دائرة المعارف: ۲/۱۵۳.

۹۰- معجم الأدباء: ۱۷/۱۸۰.

۹۱- کشف الظنون: ۱/۴۸۸، دائرة المعارف: ۲/۱۵۳.

۹۲- تاریخ آداب اللغة العربیة: ۲/۳۹۸.

۹۳- تاریخ آداب اللغة العربیة: ۲/۳۹۸.

۹۴- کشف الظنون: ۱/۹۰۷.

۹۵- کشف الظنون: ۲/۱۰۶۵، دائرة المعارف: ۲/۱۵۳.

١٦- العجائب الطبيعية و الغرائب الصناعية. (٩٦)

١٧- القانون فی الهیئة و النجوم. (٩٧)

١٨- القرعة المثمنة لا ستنباط الضمائر المخمنة. (٩٨)

١٩- كتاب الاحجار. (٩٩)

٢٠- كتاب تاريخ ايام السلطان محمود و اخبار أبيه. (١٠٠)

٢١- كتاب التعطل. (١٠١)

٢٢- كتاب الدررفی سطح الاكر. (١٠٢)

٢٣- كتاب الزيج المسعودی. (١٠٣)

٢٤- كتاب سِرِّ السُّرور. (١٠٤)

٢٥- كتاب شرح شعر أبی تمام. (١٠٥)

٩٦- كشف الظنون: ٢/١٣٣٧، دائرة المعارف: ٢/١٥٣.

٩٧- دائرة المعارف القرن العشرين: ٢/٤٩٠، دائرة المعارف: ٢/١٥٣.

٩٨- اردو دائره معارف اسلاميه: ٥/٢٦٧

٩٩- كشف الظنون: ٢/١٣٨٥، دائرة المعارف: ٢/١٥٣،
اردو دائره معارف اسلاميه: ٥/٢٦٨.

١٠٠- معجم الأدباء: ١٧/١٨٥.

١٠١- معجم الأدباء: ١٧/١٨٥، بغية الوعاة: ١/٥١.

١٠٢- اردو دائره معارف اسلاميه: ٥/٢٦٨.

١٠٣- دائرة المعارف: ٢/١٥٣.

١٠٤- معجم الأدباء: ١٧/١٨٦.

١٠٥- معجم الأدباء: ١٧/١٨٥، بغية الوعاة: ١/٥١،
كشف الظنون: ١/٧٧، دائرةالمعارف: ٢/١٥٣.

۲۶- کتاب العجائب الطبیعیة و الغرائب الصناعیة. (۱۰۶)

۲۷- کتاب المسامرة فی أخبار خوارزم. (۱۰۷)

۲۸- کتاب الهند. (۱۰۸)

۲۹- مبحث فی مبادی و العلوم. (۱۰۹)

۳۰- المجسطی (اختصار). (۱۱۰)

۳۱- مختار الاشعار و الآثار. (۱۱۱)

۳۲- المعنون بالدستور. (۱۱۲)

۳۳- مقالید علم الهیئة و مایحدث فی بسیط الکرة. (۱۱۳)

۳۴- مقالید الهیئة. (۱۱۴)

۳۵- نزهة النفوس و الافکار فی خواص الموالید الثلاثة المعادن و الثبات و الاحجار. (۱۱۵)

۱۰۶- کشف الظنون: ۲/۱۴۳۷، دائرة المعارف: ۲/۱۵۳.

۱۰۷- معجم الأدباء: ۱۷/۱۸۵، بغیة الوعاة: ۱/۵۱.

۱۰۸- اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۵/۲٦۷۔

۱۰۹- تاریخ آداب اللغة العربیة: ۲/۳۹۸۔

۱۱۰- کشف الظنون: ۲/۱۵۹۴۔

۱۱۱- معجم المؤلفین: ۷/۲۴۱، کشف الظنون: ۲/۱۶۲۲،
معجم الأدباء: ۱۷/۱۸۵.

۱۱۲- معجم الأدباء: ۱۷/۱۸۵

۱۱۳- معجم المؤلفین: ۷/۲۴۱.

۱۱۴- کشف الظنون: ۲/۱۷۸۴، دائرة معارف القرن العشرین: ۲/۴۹۰،
دائرة المعارف: ۲/۱۵۳.

۱۱۵- اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۵/۲٦۸.

البیرونی کی تصانیف کے تراجم

(الف) انگریزی میں

۱- "الآثار الباقية عن القرون الخالية"

Chronology of Ancient Nations, an English Version of the Arabic Text of the Atharul Bakiya of Al-Bairuni or vestiges of the past.

اسے مؤلف نے سال ۳۹۰-۳۹۱ھ (۱۰۰۰ء) میں جمع کیا اور مستشرق سخاؤ نے اس کا ترجمہ کر کے نشر کیا، اسکی فہرست .Transi Fund: C.E نے ۱۸۷۹ء میں لندن میں وضع کی۔ (۱۱۶)

۲- "تاريخ الهند":-

Al-Beruni's India, An account of the Religion, Philosophy, Literature, Chronology Astronomy, Customs, Laws and Astology of India about 1030.

مستشرق ایڈورڈ دسخاؤ نے انگریزی میں ترجمہ، تبصرے اور شرح کے ساتھ دو جلدوں میں لندن میں سال ۱۸۸۸ء میں شائع کیا۔ اسکی دوسری طباعت سال ۱۹۱۰ء میں ہوئی (۱۱۷)

۳- "تمهيد المستقر لتحقيق معنى الممر":-

انگریزی ترجمہ از E.S. Kenedy.(۱۱۸)

۴- "غرة الزيجات":-

انگریزی ترجمہ وحواشی از محمد فضل الدین قریشی لاہور ۱۹۷۰ء.(۱۱۹)

(ب) جرمنی میں:-

۱- "الآثار الباقية عن القرون الخالية"

جرمنی میں عنوان Chronolgie orienta ischer volker,

کے تحت سخاؤ نے ۱۸۷۸ء میں شائع کیا (۱۲۰)

۱۱۶- تاريخ آداب اللغة العربية: ۲/۳۹۷، دائرة المعارف الإسلامية: ۴/۳۹۷،
اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۲۶۸/۵.

۱۱۷- تاريخ آداب اللغة العربية: ۲/۳۹۷، دائرة المعارف الإسلامية: ۴/۳۹۸
اردو دائرۂ معارف اسلامیہ: ۲۶۸/۵.

۱۱۸ -اردو دائرۂ معارف اسلامیہ: ۲۶۸/۵.

۱۱۹- أيضا: ۲۶۸/۵.

۱۲۰- دائرة المعارف الاسلاميه: ۴/۳۹۷.

۲- "القانون المسعودی"

Ahlwardt: verzeichnis der arab. Hdss. der kgl: Rieu;رقم ۵۶۶۷ Biblothek zu Berun supp to the catatogue of the Ar. Mss in the British Museum, رقم ۷۵۶ Bibliothecac Bodleianac codd Mss.

Orient Cat،ج ۲،ص:۳۷،ملا فیروز ص ۳۵،رقم ۶۵.(۱۲۱)

۳- "التفهیم لأوائل صناعة التنجیم"

اسکی مذکور کتاب Ahlwardt, رقم ۵۶۶۵-۵۶۶۶،

Bibi, Bod L:، ج ۱،رقم ۱۰۲۰، ج ۲، ۲۸۲،

Catalogue des: de Slane, Mss. arabes de Bibliotheque Nationale; رقم ۲۴۹۷(۱۲۲)

۴- "کتاب الجواهر فی معرفة الجواهر"

Bibi. erabico_hispana Escu-: Casiri Steinschneider; ج ۱ ص ۳۲۲ ialensis zeitschr d. Deutsch Morgent Oesch. ج ۴۹،ص ۲۵۲ (۱۲۳)

(ج) فارسی میں:-

۱- "التفهیم لا وائل صناعة التنجیم":-

فارسی متن،طبع آقا جلال ہمائی،تہران ۱۹۴۰ء.(۱۲۴)

۲- "کتاب الصیدلة (صیدنة)":-

اس کا ترجمہ ہند میں فارسی میں ابو بکر بن عثمان الأ صفر الکاسانی نے سال ۶۰۷ھ/۱۲۱۱ء میں کیا(۱۲۵)

۱۲۱- دائرة المعارف الإسلامیه: ۳۹۸/۴.

۱۲۲- أیضا: ۳۹۸/۴.

۱۲۳- ایضا: ۳۹۹/۴.

۱۲۴- اردو دائرہ معارف اسلامیه: ۲۶۸/۵.

۱۲۵- دائرة المعارف الإسلامیه: ۳۹۸/۴.

حوالہ جات

عربی کتب

۱- الآثار الباقية عن القرون الخالية: للبيرونى، أبو الريحان محمد بن أحمد البيرونى، الخوارزمى.

۲- الأعلام: لخير الدين الزركلى، دارالعلم للملايين بيروت، الطبعة الخامسة، أيّار (مايو) ۱۹۸۰م.

۳- الأنساب: للسمعانى، عبدالكريم بن محمد، طبع تصوير ليدن، سنة ۱۹۱۲م.

۴- بغية الوعاة فى طبقات اللغو يين و النحاة: للسيوطى، الحافظ جلال الدين عبدالرحمن، تحقيق محمد أبوالفضل ابراهيم، المكتبة العصرية بيروت، لبنان، بدون سنة.

۵- تاريخ آداب اللغة العربية: لجرجى زيدان، دار الهلال، طبعة جديدة راجعها و علق عليها الدكتور شوقى ضيف، مكتبه اسحاقيه جونا ماركيت كراچى، بدون سنة۔

۶- تاريخ مختصر الدول: ابن العبرى، العلامة غر يغوريوس الملطى، مدينة آكسفورد، سنة: ۱٦٦۳م۔

۷- دائرة المعارف: المعلم بطرس البستانى، دار المعرفة بيروت، لبنان، بدون سنة۔

۸- دائرة المعارف الاسلامية: لاحمد السنتناوى و ابراهيم زكى خورشيد و عبدالحميد يونس، وزارة المعارف، بدون سنة۔

۹- دائرة معارف القرن العشرين: لمحمد فريدوجدى، دارالفكر بيروت، بدون سنة۔

۱۰- رسائل البيرونى: للعلامة أبى الريحان البيرونى، مطبعة جمعية دائرة المعارف العثمانية حيدرآباد الدكن، الطبعة الأولى، سنة :(۱۳٦٧ھ) ۱۹٤٨م .

۱۱- روضات الجنات فى احوال العلماء والسادات: للميرزا محمد باقر الموسوى الخوانسارى الاصبهانى، مكتبة اسماعيليان تهران _ ناصر خسرو، پاساژ

مجيدى، قم– خيابان ارم، بدون سنة۔

۱۲- عيون الأنباء فى طبقات الأطباء: لابن أبى اصيبعة دارالفكر بيروت، سنة: (١٣٧٧ھ)١٩٥٧ م .

۱۳- فى تحقيق ماللهند من مقولة مقبولة فى العقل او مر ذولة: للبيرونى، ابو الريحان محمد بن احمد، مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية، بحيدر آباد الدكن– الهند، سنة: (١٣٧٧ھ)١٩٥٨م .

۱۴- القانون المسعودى: للبيرونى، أبو الريحان محمدبن احمد، مطبعة مجلس، دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد الدكن– الهند، الطبعة الأولى، سنة: (١٣٧٤ھ) ١٩٥٥م.

۱۵- كشف الظنون عن اسامى الكتب و الفنون: لحاجى خليفة، المولى مصطفى بن عبدالله القسطنطنى الشهير بالملّاكاتب الجلبىّ، دارالكتب العلمية بيروت، لبنان، سنة: (١٤١٣ھ) ١٩٩٢م .

۱۶- معجم الأدباء: لياقوت الحموى، داراحياء التراث العربى بيروت– لبنان، بدون سنة۔

۱۷- معجم المؤلفين: لعمر رضا كحالة، داراحياء التراث العربى بيروت– لبنان، بدون سنة۔

۱۸- مفتاح السعادة و مصباح السيادة: طاش كبرى زاده، أحمدبن مصطفى، دارالكتب العلمية بيروت– لبنان، بدون سنة۔

اردو کتب

۱- اردو دائرۂ معارف اسلامیہ: دانش گاہ پنجاب، لاہور، طبع اول، (۱۳۹۰ھ)۱۹۷۱ء۔

۲- اسلامی انسائیکلو پیڈیا: سید قاسم محمود، الفیصل اردو بازار، لاہور۔